20661-کیا قسم توبہ کے لیے شرط ہے

سوال

کیا یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر ہم قسم نہ کھائیں اور نہ ہی نذر مانیں کہ یہ گناہ دوبارہ کبھی نہیں کرینگے تو ہمارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے ؟

میں یہ اس لیے دریافت کررہاہوں کہ جب آپ کو علم ہوکہ ممکن ہے آپ دوبارہ یہ گناہ کرلیں، توکیا قسم یا نذر کا کوئی فائدہ ہوگا کہ آپ دوبارہ یہ گناہ نہیں کرینگے ؟

یہ علم میں رہے کہ قسم توڑنے کا کفارہ تین یوم کے روزہ رکھنا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ جل جلالہ کی
قدرت عظیم ہے، اوراس کی بادشاہی عظیم ہے، اس کے لیے کوئی گناہ بھی بڑا نہیں کہ وہ
اسے بخشے، چاہے یہ گناہ کوئی بھی ہوجب بندہ اس سے توبہ کرلے تواللہ تعالی اسے
معاف کردیتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{(میری جانب سے) کہہ دیجئے کہ اے
میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید
نہ ہوجاؤ، یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخشن دینے والا ہے}** الزمر (53).

لھذا توبہ کا دروازہ اس وقت تک مفتوح
ہے جب تک آدمی موت کو نہیں دیکھ لیتا اوراور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا.

ابن عمررضی اللہ تعالی عنھما بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی بندے کی توبہ اس وقت تک
قبول فرماتا ہے جب تک وہ غرغرہ شروع نہیں ہوتا"

اسے امام احمد نے مسند احمد (2/
132–153) میں اور ترمذی (3537) میں روایت کیا اوراسے حسن کہا ہے، اور علامہ

البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی صحیح الترغیب (318/3) حدیث نمبر (3413) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص بھی مغرب سے سورج طلوع ہونے سے قبل توبہ کرے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرے گا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (3073).

لہذا مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اس فرصت کو غنیمت سمجھے، اور اللہ جل جلالہ کی جانب سے یہ فضل عظیم ہے اس لیے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے مہلت کے وقت میں ہی توبہ جلد کر لینی چاہیے، اور اسے موخر نہیں کرتے ہوئے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں توبہ کرلونگا.

اور توبہ کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ یہ توبہ سچی اور پکی ہونی چاہیے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! اللہ تعالی کی طرف سچی اور پکی اور خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں اور گناہوں کو معاف کردے، اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے جس کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، اس دن جس میں اللہ تعالی نبی اور اس کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے، اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا، وہ یہ دعائیں کرتے ہونگے اے ہمارے رب ہمیں ہمیں کامل نور عطا فرما، اور ہمیں بخش دے، بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے} التحریم (8).

علماء کرام نے خالص توبہ اسے کہا ہے جس میں پانچ شرطیں پائی جائیں :

1- یہ توبہ اللہ تعالی کے لیے خالص ہو.

2–جو کچھ اس سے ہو چکا ہے وہ اس پر
نادم اور غمزدہ ہو، اوراس کی تمنا ہو کہ ایسا کام اس سے نہیں ہونا چاہیے تھا.

3–فوری طور پر اسے وہ معصیت چھوڑنا
ہوگی، اگر تو وہ معصیت کوئی حرام فعل ہے تو اسے اسی وقت چھوڑنا ہو گا، اور اگر وہ
معصیت کسی واجب فعل کو ترک کر کے کی ہے تو اسے فوری طور پر کرنا ہو گا، اور اگر وہ
معصیت کسی مخلوق کے حقوق کے متعلقہ ہے تو توبہ اس وقت تک صحیح نہیں ہوگی جب تک اس
حق سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جاتا.

4–اسے یہ عزم کرنا ہوگا کہ وہ آئندہ
اس معصیت کو دوبارہ نہیں کرے گا.

5–یہ توبہ قبولیت کا وقت نکل جانے
کے بعد نہ ہو، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

دیکھیں : مجالس شہر رمضان لابن عثیمین
رحمہ اللہ(143).

تو اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کی طرف
نہ پلٹنا توبہ کی شرط میں نہیں، بلکہ توبہ کی شرط تو یہ ہے کہ وہ یہ پختہ اور یقینی
اور سچا عزم کرے کہ آئندہ وہ یہ کام نہیں کرے گا.

لہذا اگر بندہ اپنے اس گناہ سے توبہ
کرلے، اور پھر شیطان اس سے کھیلتا ہوا اسے دوبارہ اس گناہ پر لے آئے لاحول ولا
قوۃ الا باللہ تو اسے اللہ تعالی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے، اور ایک بار
پھر وہ توبہ کرے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرے گا، وہ اللہ سبحانہ وتعالی بہت
وسیع فضل اور عظیم مغفرت و بخشش والا ہے.

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بلاشبہ اللہ تعالی رات کو اپنے ہاتھ
پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے، اور دن کو اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ
رات کا گنہگار توبہ کرلے؛ حتی کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(2759).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"ایک بندے نے گناہ کرلیا تو کہنے
لگا : اے میرے رب میں نے گناہ کرلیا ہے تو مجھے بخش دے ، تو اس کا رب کہتا ہے : کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے ، اور اس پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے ، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ، پھر جتنا اللہ تعالی نے چاہا وہ بندہ رکا رہا پھر اس سے گناہ ہوگیا تو کہنے لگا : میرے رب میں نے گناہ کرلیا ہے مجھے معاف کردے ، تو اللہ تعالی کہتا ہے : کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کی سزا بھی دیتا ہے ، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا . . . " الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر(7505) صحیح
مسلم حدیث نمبر(2753)

لیکن عقلمند مسلمان شخص کو چاہیے کہ
وہ اللہ تعالی کے ساتھ توبہ میں سچائی اختیار کرے ، دوبارہ اس کام کو نہ کرنے کے عزم میں سچا ہو ، اور جو اس سے ہو چکا ہے اس پر نادم ہو ، اور اس کی یہ توبہ صرف زبانی ہی نہیں بلکہ اعضاء کے ساتھ ہونی چاہیے ، کیونکہ اعضاء کے بغیر صرف زبانی توبہ کذاب اور جھوٹوں کی توبہ ہوتی ہے .

اور رہا یہ کہ قسم کھانا یا نذر
ماننا کہ بندہ آئندہ یہ گناہ نہیں کرے گا ، تو اس کی کوئی ضرورت نہیں ، کیونکہ مندرجہ بالا شروط کی موجودگی میں سچی اور خالص توبہ حاصل ہوجاتی ہے .

ایک چیز کی طرف اشارہ کرنا باقی ہے
جس کا سائل نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ : جس نے قسم توڑی اسے تین روزے رکھنا ہونگے ، تو یہ علی الاطلاق نہیں ہے ، بلکہ قسم توڑنے والے شخص کا کفارہ یہ ہے کہ : ایک غلام آزاد کرے ، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ، یا ان کے کپڑے مہیا کرے ، اور اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر تین یوم کے روزے رکھے .

لھذا روزے تو اس وقت ہیں جب وہ پہلی
تین اشیاء کی طاقت نہ رکھے، لیکن ان تینوں میں سے کسی ایک کے پورا کرنے کی استطاعت
کی حالت میں اس کے لیے روزے رکھنا جائز نہیں، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری
تعالی ہے :

**.{اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو
قسم پر تمہارا موَاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر موَاخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو
مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں
کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی
نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا
لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان
فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو}**.المآئدۃ(89).

اتنا ہی کافی ہے، واللہ تعالی اعلم،
اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ
کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.